نظم از محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی مقیم دار الامان قادیان

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء

کیا پوچھتے ہو بات جو دار الامان میں ہے — اک حیات نو جو مسیح زمان میں ہے
ہم آپکے دم سے ہیں سے زحد سے پرسرور — کیا کیا خمار فیض سر بدگمان میں ہے
یاں آپ سے ہیں عالم و جاہل کھچے ہوئے — انجاز و جذب ایسا کہ انکی بیان میں ہے
روح خدا ہی ہر رگ و ریشہ میں ہے رواں — وحی الہ آپکی روح و رواں میں ہے
باقی نہیں ہے خواہش فانی ضمیر میں — حب خدا کا ولولہ اس نوجوان میں ہے
کشتی بنا کے لایا ہے یہ حق کی وحی سے — زور ہوا ہے حکم خدا بادبان میں ہے
رحمت نہیں ہے نام کو ہر حال میں ہے خوش — رحمت جو اسکی خانۂ جنت نشان میں ہے
آجائے اہل دل نہ ہی دل دسے بغیر — کیا دلربا ادا ہے جو اس دلستان میں ہے
وہ جذب دل ہے جو حق سے اسے ملا — یہ معجزہ حضور کے ہر اک نشان میں ہے
کسر صلیب قتل خنازیر سے ہے کام — جو ہو بھی تو آپکی تیغ زبان میں ہے
اعلائے نام حق ہو شکست صلیب ہو — ہے یہ خوشی جو اسکے دل شادمان میں ہے
راہ خدا میں اسکی ہتھیلی پہ جان ہے — ہر دم یہ فکر زندگی جاودان میں ہے
دیں کے ہی غم میں شخص ہم نہیں اور کوئی غم — دنیا کی زندگی میں یہ دار الجنان میں ہے
لاکھوں ہی لیکے جاتے ہیں دنیا سے جی کو سیر — برکت کچھ ایسی آپکے دستارخوان میں ہے
پانی کی طرح مال بہاتا ہے یہ مسیح — قیصر کا عدل و داد و حکومت جہان میں ہے
یہ معجزے ہیں اور یہ ہمارا مسیح ہے — معنی سے کہاں ہو سکتا جان جہان میں ہے
رگڑی ہے ناک ہر کہیں لیکن کہاں نجات — گر ہے کہیں پناہ اسی آستان میں ہے
بال و پر ہما ہمایوں کو نوچ بیک — بس ہی اگر ہما تو اسی آشیان میں ہے
دنیا میں چھا رہی ہے بلا کی سیاہ رات — شور وبائے عام بیا انس و جان میں ہے
بیوجہ آسمان پہ چڑھا یا مسیح کو — کیوں ایسے پیڑ ہے فتنہ وہ آسمان میں ہے
کیوں ہو گئے ہیں گنگ بلا کوئی بتائے — آخر وہی زبان ہی انکے دہان میں ہے
بنتی نہیں ہے بات سوا سب و شتم کے — کہتے ہیں منہ کی ضعف دل ناتوان میں ہے
برگا بیگانے تیر چلاتے ہیں دور سے — کچھ زور علم و فن و ادب بھی کمان میں ہے
مٹھی تو ایک شیخ جی شیخی بگھارنے — ذلت کا جنکی تذکرہ پیر و جوان میں ہے
ہتھکنڈوں میں شیخ جی گر کر ہی ہوئی — انکار انمونۂ خواری جہان میں ہے
نام و ناموس نہیں کے یہاں تار جاتے — کچھ ہی تمیز گر خرد نکتہ دان میں ہے
جی چاہتا نہیں کہ بتائیں انا پت — سچ پوچھئے ہو لطف اسی چیستان میں ہے
طاعون کا نشان کو سمجھے نہیں کیسل لوگ — دیکھیں وہ چند روز ہر اب سب پہ نا گہاں
غفلت کی یہ نہیں ہے تباہی کئے بغیر — صورت میں آج صورت سیل مانمین آ
چن چن کے منکروں کو یہ کھا ئیگی بیگیاں — لاریب مومنوں کی نجات امان میں ہے
وہ متقی جو صدق سے ہو اسکی دار میں — از دیکھ ہو کر وہ گرفتاریاں میں ہے
جسکا کہ برتہ و مارغ آسمان پر — دار الامان میں یا کہو وہ آسمان میں ہے
دیگر اگر طبع جیدر و روباہ بازیان — ہو وصلت خدا سے جو شیر ژیان میں ہے
میل دم دبا کے بھاگ گر چہ ہے تری — ایماں تیرا دیکھ لیا امتحان میں ہے
اس بیوفا میں ذرہ بھی بوئے وفا نہیں — وعدہ وفا کرے ابھی ہر مدنشانیں
جیران ہے حائری کہ یہ کیوں آل بنگلو — کیا جائے وہ گو وارث دین خاندان میں ہے
ختم مشہوئی کہ کرتو زیر نیچے سے لیکر علی کا نام — نام علی کا زور اگر کچھ بھی جانیں ہے
رکھی ہو گی طاقت بالا سے طاق سب — وہی خدا کا ایل ہے جو اس بیان میں ہے
اب پیر گولڑہ کسی ہمزاد کو بلا — افسون گری کا کچھ بھی اثر گر زبان میں ہے
پیران میفروش کی بھٹی کو دو جلا — کیا خاک ہے انکے میکدہ و دیگدان میں ہے
اک گھونٹ پی کے حشر بریں کی جرع ملی — ایسا اثر کچھ نہ کسی مے ارغوان میں ہے
اعجاز احمدی کے مقابل ہو گر ظفر — لاؤ نکال کر جو ورق جزو دان میں ہے
دیکھینگے کیا دکہا ئی طبیعت کی تیز یاں — اصغر علی ادیب بھی اس امتحان میں ہے
ہرگز نہیں کبھی نہیں ہوگا مقابلہ — یہ زور کس نشان میں یہ زیر عنان میں ہے
ثاقب نہیں ہے شوق دنیا کا کچھ یہاں — ثاقب متاع دین کیلئے اس دکان میں ہے

مذکورہ بالا نظم جناب منشی محمد نواب خان صاحب سنے مجمع تحقیق الادیان قادیان در مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء کے شام کے دربار میں سنائی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف آئندہ بھی اپنے موزوں طبع سے البدر کے کالموں کو مزین فرماتے رہینگے *

۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

خاکسار ایڈیٹر ایک شہادت کی ادائگی کے واسطے عدالت سیالکوٹ میں طلب کیا گیا تھا اور ۲۰ تاریخ سے ۲۶ تک وہ غیر حاضر تھا ان ایام کی ڈائری متفرق طور پر جو ملسکی وہ ہدیہ ناظرین ہے *

پگٹ کے متعلق دعا و رویا و الہام فرمایا رات کو میں نے پگٹ کے متعلق دعا کی اور صبح بھی کی تب مجھے یہ دکھایا گیا کسی نے مجھے چار یا پانچ کتابیں دی ہیں جن پر لکھا ہوا تھا **تسبیح تسبیح تسبیح** بعد اسکے الہام ہوا

اللہ شدید العقاب انہم لا یحسنون اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ توبہ نکر ینگے *

اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں لا یؤمنون باللہ اور یہ مطلب بھی اس سے ہے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا اللہ تعالےٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور اللہ شدید العقاب ظاہر کرتا ہے کہ اسکا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعوےٰ کیا جاوے *

چکڑالوی چکڑالوی کے ذکر آنے پر معلوم ہوا کہ اس نے نماز میں بھی کچھ رد و بدل کی ہے التحیات اور درود شریف کو نکال دیا ہے اور بھی بعض تبدیلیاں کی ہیں حضرت اقدس نے چکڑالوی کے تقلیتے کو خطرناک قرار دیا اور آپ کی غیرت اور حمیت اسلامی نے تقاضا کیا کہ اس کے متعلق ایک اشتہار بطور محاکمہ کے لکھا جاوے جسمیں یہ دکھایا جاوے مولوی محمد حسین نے ادھر اس نے افراط اور تفریط کی راہ اختیار کی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر رکھا ہے پھر آپنے کتاب سنت اور حدیث کے متعلق وہی فرمایا جو بارہا الحکم میں درج ہو چکا ہے فرمایا نبی ہمیشہ دو چیزیں لیکر آتے ہیں کتاب اور سنت ایک خدا کا کلام ہوتا ہے اور دوسرے سنت یعنی اسپر عمل کر کے دکھا دیتے ہیں دنیا کے کام بھی بغیر اس کے نہیں چلسکتے دقیق مسائل جو استاد بتاتا ہے پھر اس کو حل کر کے بھی دکھا دیتا ہے پس جیسی کلام اللہ یقینی ہے سنت بھی یقینی ہے *

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر کھڑا کر رکھا ہے وہابیوں نے افراط کی قرآن پر حدیث کو قاضی ٹھہرایا اور قرآن کو اس کے آگے مستغیث کی طرح کھڑا کر دیا اور چکڑالوی نے تفریط کی کہ بالکل ہی حدیث کا انکار کر دیا اس سے فتنے کا اندیشہ ہے اس کی اصلاح ضروری ہے ہمکو خدا نے حکم ٹھہرایا ہے اس لئے ہم ایک اشتہار کے ذریعہ اس غلطی کو ظاہر کرینگے اور مضمون تیجیے لکھیں گے اول خوش بعد درویش جس راہ پر خدا تعالےٰ نے ہمکو چلایا ہے اسپر اگر غور کی جاوے تو ایک لذت آتی ہے قرآن شریف نے کیا ٹھیک فیصلہ فرمایا ہے **فبای حدیث بعدہ** یومنون اور دوسری جگہ فرمایا فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یؤمنون یہ ایک قسم کی پیشگوئی ہے جو ان وہابیوں کے متعلق ہے اور سنت کی نفی کرنے والوں کے لئے فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (الحکم)

مغرب اور عشا کے وقت حضرۃ اقدس بوجہ علالت طبع تشریف نہیں لائے

۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی اول نماز سے پیشتر آتے ہی شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور سے مخاطب ہو کر ان سے اونکے سفر کے حالات اور عرصہ سفر دریافت فرمایا اور کہ کہ کل جب آپ گئے تو میں بیمار تھا بعد نماز کے حضرۃ اقدس نے مجلس ومانی اور راستہ کی تکالیف وغیرہ کی نسبت شیخ صاحب موصوف سے حالات دریافت فرماتے رہے اسکے بعد مسٹر پگٹ کی نسبت آپنے شیخ صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ اس سے ملنے گئے تھے شیخ صاحب موصوف نے عرض کی کہ میرے روانہ ہونے سے ایکدن پیشتر مجھے خط ملا تھا میں اسی روز اپنے دو دوستوں سمیت اسکے مکان پر گیا پہلے ایک عورۃ آئی اوسی ہم نے اپنا ایڈرس دیا وہ اندر چلی گئی تو بوڑھا آیا اور ہر چند اسے تاکید کی کہ ہم پگٹ سے ملنا چاہتے ہیں مگر بار بار یہی جواب ملا کہ اس وقت مسٹر ہملٹن ملسکتا ہے پھر جب ہملٹن کا حال اس بوڑھے سے پوچھا تو اس نے نے فرمایا کہ آخرکار آسمانی ٹیکہ ہی رہ جاوے گا اور پیر اور دکرا ذکار ہوتے رہے اور ۱۰ بجے کے قریب حضرت اقدس تشریف لے گئے *